

1929
OUDH PUNCH

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے جو سطحی چاشنیوں اور سطحوں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قائم اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر خفا نہ ہو، نہ سوچ کر کیوں اس پر تیوریاں چڑھائیے، اس لیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت سے اس کی مطلب بے رو سے وہ نہایت ارزاں ہے جس میں صحیح تاریخی واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی حالات پر تنقید ہے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) خادمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان صنعت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ مفت طلب کرنا عدم تدبیر نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کافور ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار رقعے بنام منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو دو لکھانے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم کرنے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی ضخامت مختصر بھی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا اعادہ آسانی نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی یا زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب لکھنا چاہیے جس کی بدولت ہی پریشانی سے نجات حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے منیجر جواب دہی کی ذمہ داری نہیں۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی اصلاح کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو صاحب خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵۴ نمبر ۴۰

مضامین

۱۰ نومبر ۱۹۲۹ء

وائسرائے کا اعلان

رباعیات

جس کی تھی دھوم آگیا پیش نظر — انگریزی پالیسی کا سر سبز شجر
سرکار نے کانگرس کو تسلیم کیا — کیسے اے اخبار کا تازہ ثمر

دلی لندن میں ایک ساتھ

دلی لندن میں ہو گیا ہے اعلان — تصدیق ہوئی جو تھے گزشتہ فرمان
یعنی رہیں گے جو کچھ کر وعدہ ہے کیا — سن لے اسے کان کھول کر ہر انسان

اعلان پر اختلاف آرا

سنتے ہیں بڑے لاٹ کی توضیح ہے گول — کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کچھ انمول
کالونی کی ہمسری کا وعدہ ہی مطلوب — برٹش کی پالیسی کا کیسے ہے گول

ہوس آف لارڈز میں ہم ہیچ

ہر گز سیدھے ہوتے نہیں ٹیڑھے بول — ریڈنگ اور دھرتے ہیں آنچ کا جھول
اب رہ گئی پاس لیبر پہ صرف کی بات — ان دونوں نے کھول دی ہے اعلان کی پول

یعنی

یہ تو مطلب نہیں کہ مل جائے گا آج — کہتے ہیں جسے زمانے میں سب سوراج
ابھی راہ یہ کب ہے گر دیا سکی نہیں — یہ کہ کرے گا پھر کبھی برٹش تاج

ہوس آف لارڈز کے مباحثے پر ہندوستان کی کل بلی

دو لفظوں کا جوش دربار خاص — کرتا ہے مِن کو بہت اظہار خاص
یعنی جو کچھ کہا ہے جلانے کو ہے — پوشیدہ ہے اعلان میں دلدار خاص

یعنی

جب وقت آنے کا ٹوٹے گا جو ہے — جلدی نہیں ہو سکی کہ کچھ ہوگی دیر لیے
کہتے آئیں دیکھے ابھی گر آئے تو وقت — ہے وقت کی طوطا چشمی جو سمجھتے ہیں لیے

کچھ نوجوانان بنگال و نیز دیگر صوبجات

سب جانتے ہیں یہ کہ ہیں کہ جو ڈھول یہ — اعلان میں گتھیاں ہیں ترا پاس ہم اور بھول
کچھ اور ہی ہو وہ کہتے ہیں — ہیں جو کہ سمجھانا کہیں ہے دور کے ڈھول

یعنی

آزادی کا ذکر ہی نہیں ہے اس میں — کالونی کی ہمسری نہیں ملے اس میں
ہیں کیسے ہیں حال ہو گا ظاہر — پنہاں ہے عجیب کرن سی شے اس میں

یعنی

اک چندہ جو آزادی پہ کیا کانفرنس کے ساتھ — آزاد ہو جاری ہو ترجیس کے ساتھ
سستی ہی ہو فرق سے حل ہو جائے گا — جو بنت انہیں ہو ہندو منتیں کے ساتھ

(اعلان پیری ہے ورنہ ہم بنت گنگا بہ لندن میں بیہودہ کس منع)

اعلان کا اثر

اس کا تو عمل ہے کہ ہندوستان پر — جس میں کروڑ جسم و جان ہے
سب پہ اس کا اثر برابر ہوگا — ہر طاقت و رتا ہم سے ہر اک ہندوستان ہے

بیوقت کسی کو کچھ ملا ہے؟

اعلان کا یہ خلاصہ مطلب سمجھو — وعدوں ہو نہیں اے بھی موقع پر
بے وقت کسی کو کچھ ملا ہے یارو — وعدہ جو ہوا اسی [illegible]

کانگرس کے کھیا لیڈر اعلان کو پسند کرتے ہیں

گاندھی اور مہاتما ہی مل کر ہے منظور — ہیں عقل کے پورے اور کام سے مشہور
مسٹر لیڈر بھی انکے ہمراہ ہیں — پاتے نہیں اعلان میں کوئی بھی فتور

(مختلف لیڈروں نے مل کر جواب اعلان)

اک بات ہوئے جواب اعلان دیا — سب نے مل کے حق ادا کر دیا
اب اور جواب دیجئے سرکار کو کیا — ان باں ہاں جو تم نے با سفان دیا

کانگرس کی چار شرطیں پہلے سنا ... پس تب آگے قدم بڑھے

تم جب آزاد ہوں گرفتار رہے — شدہ دور ہو کانگرس کی جنت افزا
ہم جو شدہ ہیں ہیں کے اسی لگا ہے — چھوڑے سرکار اپنے دل کی زُبھا

ق

یہ ہو تو ہیں یہ ہر طرح سے منظور — لندن میں ہو کنفرنس جشم بد دور
اعلان دوم تو ہو جو تسلیم کھلا — جیسے کہ ہم منہ ولی ہے دعوہ

مسٹر شیلی ریڈ ٹائمس میں لکھتے ہیں

کالونی کی ہمسری کا وعدہ ہے جو ٹھیک — ہر گز نہ کہے اگر ہوا یہ فرمان خوش
پوری نہ کرے گی سلطنت انگلستان اگر — خالی ہندوستان سے ہو گا آغوش

جھوٹوں سے بیو پار نہیں

اب بھی کسی طرح سے بھی پار نہیں — سب طرح سے جیت کچھ انکار نہیں
کہتے ہیں جو وائسرائے وہ ہو گا ضرور — کیا کیجئے جو جھوٹوں سے تو بیوپار نہیں

بگڑے ہوئے نوجوانوں سے

کیوں بیٹھے ہو عبث جو نظر یہ نہ کرو — جو کچھ ملتا ہے اسکو تم رد نہ کرو
اک دن میں کہیں ملتی ہیں اتنی چیزیں — اصلاح سے کانگرس کی اب بچھڑ نہ کرو

نچوڑ کی بات

اک لولا دعدہ ہے یہ رکھے رکھو — ہر وقت کہیں نگاہ پہ دعا و دکھو
تا منزل مقصد پہ پہنچ جاؤ گے — اسپ کا رخ کا جاری کا وار کھو

لاندم

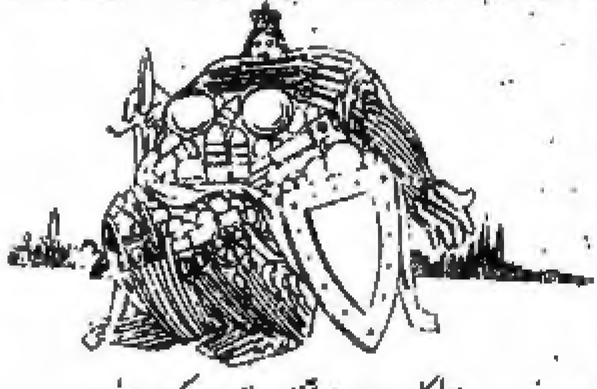
جدید اللغات

(ردیف با)

باڑی - باڑہ تنگ کی ماں - علاوہ شیطان پنگی نہیں آئی کہ باڑی کہلائے - آخر میں الف لکھا۔
باب - کتاب کے پیٹ کے بچہ اصل کے باپ -
بابا - عیروں کا تکیہ کلام - جو ہم ایسے صاحب کو کہا کرتے ہیں - ادھر وہ رکن پر لعنت ہو کہ خوب ہم طلب ہو گا۔
بابو - ہوڑہ کا کلرک بابو ہے کہ ہم وہ نرکی عقب لگا کے صاحب لوگوں کے حق میں اکثر بیں اقتباس پڑتا دی جو ہم ہوتا ہے۔
باجا - سیاہ قوم کی چیز وہ ہے جس سے ضل ہے -
باچھی - زینو وہ قوم اور نقلوں کا حب۔
بادام - وہ چیز جس کا روغن مدد کے بیٹی سے ملنے کی آنکھ۔
بادہ بھائی - انگریزوں کے دستے جہاز کا ٹوٹل - سو خیمیں یا بیں کی دقت - دہلی کی بہت سی شملہ کی جوش۔
بادہ صبا - عشق کا پیغام ہے سعد قوم کی دونوں کی تصویر بنانے والی اپنا۔

بھون کی دادہ کا بچہ ہے - دین کو گل کا ذکر ایسا ہے دل کی فراغت مجلس کی جاتی - بلوہ ہے جو قدرت
باد - بادی بہشت ہندوستان مسلمانوں کا ہر مشغلہ جیسے بازی قمار بازی ہمہ بازی - مرغی بازی بٹیر بازی - ساجار بازی - نہ سب بازی سے بازی معمازی - خرچنگ بازی - بازی - پائلی - ادا ہم بادی -
باغی - ذکر صاحب وطب - اس کی شرح کی ترجمانی وہ ہندوستانی ہو جو تھا کہ سکے اور لگا ہے کر سکے ہمسایہ قوم -
باقر کی - کمیشنر عالم شکی کی خاطر داری -
بالائی - آمدنی تنخواہ سے علاوہ - مال رشوت - سرکاری کلے کا سو مالی حق - غریبوں کی بھی ہے -

برزو الشیخ (ماسٹر صاحب) عمر کی آ سپنسل ہو رہا ہے کہ ایک ہول ایسی ہماری لگتی ہے جو سہولی آس بھارت کا نام ہے جو باپ دادا کی ملکیت سمجھتا ہے اس میں - گر لوگ میں جو ہیں بن کے بچا سکے - شمون - سال دلیر ہمیر جو لو ایسا ہے گہ و اہل عقل پڑھتے ہے کہ ہم نو ہزار روپیہ تحفت !
بزباقی - عمر سے بے ہوں کی جرب کیا - دل لگی رہتے ہیں کہ آلات میں بازی ہے اجبیت کو گرم رہتی ہے - وہ بھی کہتی ہیں جو بر بابی نہ کہا تھا - اور بر بالی کو رحمت دیکھا کہ جمع قلی - ابر تقلی - مجموعی - سب برادر ہے مگر جمد دل - برمنا - جہ وہ دولت با اہل تصیح ہے - جامعہ آباد - کے معنی آپ جو ہیں تو دل - دولت کی صبح ہے دولت اور حکومت اوج ہے -
اب دور انتظار کرنا ہے - ہر برو دل کا نظر ہے کہ جاں ایک دل رہتے تھے کہ ہر کی بربو بعنی جادو، ان کی رات میں صبح ہوتی ہے کہ اشکل وسکہ اور قبیلے کے لوگ "پدو" بھی پڑھتے ہیں (رنڈ = جادل) بر کا معنی ہے مشنڈک با اور اس - یہ فشنڈک وہ بیت تک ہم پہنچا - سو اب اسکے اصطلاحی معنی «موج طلسم گشتا" کے ہیں۔



اسلح کل برطانیہ بعد تخفیف قوت عسکری کا اسلحہ

بادہ - شاعرانہ - محبوب ابی انجمستان - ملک کی جانو آدمی کا وسیلہ شاعروں کی بلنے لطیفہ دعقل و ہم رہنے کے رواں ہفتہ کا ذریعہ - یعنی پیر جمشید را ساس بار سے آنے کے قتل روا اس کو ادا لگا جاتی ہے - حضرت جعفر واعظ کی رعالا کا موضوع بحث۔
بار صحبت - ایک جنس مجلس میں یہ نہان کی آمد ہیاہ وہیہ جوان لوکی دزنجیر کی ہے سے ہیں جو ابنا بھی لگا دیا ہیں بیوی کا خود - میاں بی بی کے جھگڑے میں منافیان کی ملاقات - شوہر کے بعد گفتگو دوست۔ ادھر ادھر ہم آن ہم صحبت - ہر صحبت ہاتھ پکڑنے والا۔
بار برداری - ستہ روز کا باپ - حجتیلے کا سر ہے انسان خاک انسان۔
بازار - اس کا ہم فروغ - جھوٹا بعد بجھ جاتا ہے کا عشق

ہم نا لیکن خدا کی چیز - پاک ظاہر کیا گیا -
باقی - فواره گرم خزانه - خانه صاحب علاوه جیب سے -
بالغ - دو سال کا مرد - ۱۲ سال کی عورت - اس کی شکل سے عمر بولی جو رانہ رقیب - (تفصیل آگے بیچ میں آئے گی) -
بان - از لغات آخر کو کتان کا ۲ پیر سال -
بانج - خروارد کشتی آمول یا پلٹی - مید ادا کر کہ اب پہ الف اور ہمیزہ - بہ معنی دوست جیبوں کی سوزی کا کھیلا - بھیوں سے چھلنی - جاوں کی جانی دشمن - مطلا کی ادا دشمن بھین کی عصمت اپنی اگر کے والی - مہر نہ صحبت - ہم فرزانات
بہشت - ایک ہی دولتمن بنگال سے فرقی - کہاں کا آزاد ساگن - ریاضی کا ہی فضیر -
بد - مشہور ہے مگر اطلاق عمل کیا ہے۔

برداشت - خفت - پچھم پر وہ قسم ہے آمد انتظام یعنی تہولی ظلم - کر دکھانے کی نشانی۔

ہم تو فریاد و فغاں آہ و بکا کرتے ہیں
جو سے کچھ ہو نہیں سکتا دعا کرتے ہیں

بردماموش - شجرۃ البقی - انگریزی لفظ فرق دیہاتی انقلاب کر نتاب پاس ہے اور ہم ہیں اسکے یہ معنی کوئی لفظ نہیں لہٰذا سفارش کی جاتی ہے کہ لوگ اسے دیہاتی یا بازاری اصطلاح خیال فرمائیں جی چاہے چلیے دعاء مار رہا ہے - کتہ معنی کو بچنے سے دعا ہیرا آبرو بنا ہو اور صاحب لوگوں کے دستخط کی تصویر ہو کر کے صاحب تحفہ پر چلو چیز کھینچی چلی جاتی ہے -

بُرج ۔ [illegible]
سر پر دستِ شفقت پھیرے بہرحال بُرج۔
بُرش ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔
برص ۔ انسان کو اچھوت بنانے والی بیماری۔
برطرف ۔ [illegible] ۔ مشرق میں [illegible]
[illegible] کا [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] کی پالیسی۔
برقِ دم ۔ گرم [illegible] ۔ [illegible] کی خواہش۔
[illegible]
برگ ۔ اگر خزاں رسیدہ ہو تو قسمتِ اہلِ ہند اگر
سرسبز ہو تو اقبالِ انگریزی ۔ [illegible] اس کا
[illegible] ہے اور مشہور ہے کہ [illegible] کی قسمت [illegible]
[illegible] ہوتی ہے ۔ [illegible] کی آمدنی [illegible] اور
[illegible] ۔ فارسی میں [illegible] ساز و سامان بھی
آیا ہے۔

سرگرم فنا فکر دگر ہیچ ندارد
صبح سحری برگ سفر ہیچ ندارد

بےسروسامانی کی حالت میں ساز و برگ کا ذکر
فضول۔
برہم راکس ۔ اخبار نویس ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] کی بیماری ۔ [illegible]
لہٰذا [illegible] نہ رہے نہ بیماری۔
بری ۔ [illegible] ۔ [illegible] عادت و طبیعت
[illegible] ۔ [illegible] ماخوذ از [illegible] ۔ ذات
والا صفات حکام ہند جملہ عیوب سے [illegible]
اصطلاح [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] کا [illegible] کسی ترتیب کی پابندی سے
[illegible] ہے لہٰذا بہ ترتیب حروف ابجد لغات جدید
میں [illegible] کی نظر ہے۔
بخشش ۔ [illegible] کا دوسرا نام۔
بخل ۔ [illegible] ۔ [illegible] کو [illegible] کہا
[illegible] اصطلاح [illegible]
بخت ۔ [illegible] کے ساتھ ۔ فرض شناسی ۔ اور نیک
کے ساتھ [illegible]
بخار ۔ [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ۔ [illegible] بیمار کر

نقصان نہیں ہوتا ۔ اچھے بھلے کی شامت
آجاتی ہے جو میدان پر اترتا ہے۔
بدمست ۔ [illegible] کا نام۔
بزرگ ۔ [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ قابل [illegible]
بلبل ۔ عشق [illegible]
بزم ۔ [illegible] برہم ہو جائے [illegible]
بجلی ۔ [illegible]
بس ۔ [illegible] تنگ [illegible] کی علامت ۔ [illegible]
خصوصاً [illegible] ۔ [illegible] تو
[illegible]
بسمل ۔ [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ حسینوں کے [illegible]
کیا ہوا ۔ [illegible] کا بسمل ۔ شاعر۔
بسم اللہ ۔ بچوں کے مکتب کا دروازہ ۔ [illegible]
[illegible] کے وقت ضروری [illegible] تھا مگر آج کل ضروری
نہیں ۔ [illegible] اس سے خالی ہیں لہٰذا [illegible]
[illegible] ہے۔
بسمارک ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] تھا۔
بساط ۔ [illegible] کا دوسرا نام [illegible]
بسولا ۔ [illegible]
[illegible] کے جاتا ہے۔
بسہری ۔ [illegible]
بسونا ۔ [illegible]
بسیرا ۔ [illegible] بازاری۔
بشارت ۔ [illegible]
بشیر [illegible]
بطریق ۔ [illegible] مذہبی [illegible]
بلغاریہ ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] کا عذاب جان۔ باقی آئندہ

ع بجنوری

سمن بغرض [illegible] تنقیح طلب

مقدمہ نمبر [illegible]
[illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

اطلاع

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
[illegible]

ارمغان شیراز

عرفی شیرازی کو کون نہیں جانتا وہ شخص تھا جو سال ۹۶۳ھ میں پیدا ہوا [illegible] ۹۹۹ھ [illegible] "ارمغان شیراز" میں عرفی کے غزلیات کی تنقید ہے۔ مسٹر سید [illegible] حسین صاحب رضوی۔ ایم۔ اے۔ ریسرچ اسکالر لکھنؤ یونیورسٹی کی [illegible] نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس میں سید صاحب نے عرفی کی غزل گوئی پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کا ازالہ کیا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ سید صاحب نے تالیف کتاب میں بہت محنت سے کام لیا اور سلیقہ صرف کیا ہے۔

چونکہ آپ بی اے اور [illegible] کامل کے فاضل ہیں [illegible] فاضل ہو گئی ہے۔ کتاب صورۃً اور سیرۃً خوب ہے آخر میں منتخب غزلیں ہیں۔

عرفی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودات استاد مرحوم سید محمد حاذق طہرانی کے پاس تھے ان سے میں نے مانگ لیے تھے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین مرحوم نے اس کا تذکرہ مرحوم حاذق الملک حکیم اجمل خاں (دہلی) سے کیا انھوں نے عاریۃً مسودات طلب کیے پھر وہ گم ہو گئے اگر مسودات موجود ہوتے تو عرفی کی غزلوں میں جو الحاقی شعر نالائقین کی غفلت سے شامل ہو گئے ہیں وہ علیحدہ ہو سکتے تھے۔ مگر تنہا یہ ہو کر جتنی غزلیں اب عرفی کے کلیات میں ہیں اصل سورۃ میں [illegible] نہیں۔ سید صاحب کا یہ خیال صحیح ہے کہ جب [illegible] کے [illegible] ہو [illegible] عرفی کے مرنے کے پچیس برس بعد مسودہ ترتیب دیا اور ایک صاحب [illegible] کی طرح جو طبع دیا [illegible] سے [illegible] عرفی کے سر منڈھ دیا۔ غزلوں کے سیکڑوں شعر عرفی کو [illegible] مفت مل گئے۔

ہر کیف "ارمغان شیراز" قابل قدر کتاب ہے۔ پتا (دفتر [illegible] گنج لکھنؤ) کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

جواہر طب حصہ اول

حکیم سید محمد ہادی صاحب گیاوی نے علم طب [illegible] میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس حصہ میں امراض سر [illegible] علاج درج کیے گئے ہیں جو لوگ باقاعدہ درس نہیں لے سکتے۔ مگر طب سے دلچسپی رکھتے ہیں [illegible] اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ کاغذ عمدہ ہے لکھائی چھپائی اچھی نہیں ۹۰ صفحہ کا حجم ہے قیمت [illegible] روپیہ ہے۔

حکیم صاحب موصوف سے [illegible] محلہ [illegible] سرکل [illegible] ناگپور سی پی [illegible] طلب ہو سکتی ہے۔

صد کلمہ علی ابن ابیطالب

عزیزی عالیجناب مرزا محمد عسکری صاحب نے یہ کتاب ہمیں بغرض مطالعہ [illegible] فرمائش کے ساتھ عنایت کی ہے کہ مترجم کی محنت کی داد ہم اپنے قلم سے دیں۔ چنانچہ [illegible] صد [illegible] حکمت سے مملو ہے [illegible] اور ادبی اعتبار سے دنیا بھر کے [illegible] میں سب سے پہلی کتاب نثر اللآلی ہے جو [illegible] کسی صاحب نے جمع کی تھی اس میں تقریباً [illegible] کلمات حکمت ہیں جن پر عمل ہو تو دنیا بداخلاقی سے پاک ہو جائے۔ نثر اللآلی کے بعد [illegible] کے نام سے ایک کتاب جمع کی گئی جس میں [illegible] اقوال ہیں۔ نثر اللآلی کا [illegible] چھپ چکا ہے دیوان حضرت علی ابن ابیطالب کے خاتمہ پر [illegible] سو کلمات جس سے انتخاب کر کے چھاپے گئے ہیں لیکن [illegible] نظم [illegible] میں [illegible] چھپ چکی ہے۔

صد کلمہ علی ابن ابیطالب میں خوبی یہ ہے کہ ہر کلمہ [illegible] کا نظم ترجمہ رشید وطواط مشہور شاعر نے کیا ہے۔ ان حکمت کے موتیوں کی ثنا و صفت ہماری زبان ادا نہیں کر سکتی۔ مسٹر اے ایچ ہارلے ایم اے آئی ای ایس پرنسپل اسلامیہ کالج کلکتہ نے عربی متن کے ساتھ رشید وطواط کا نظم ترجمہ معتبر نسخوں سے مقابلہ کر کے شائع کیا ہے اور آخر میں انگریزی ترجمہ بھی خود کیا ہے۔ جن لوگوں کو ان دریں اقوال پر عمل کرنا چاہیے تھا وہ تو عمل کرتے مگر ہمیں یقین ہے کہ مسٹر ہارلے نے ایک [illegible] [illegible] کا بلحاظ [illegible] ترجمہ [illegible] ہے۔ [illegible] لیکن [illegible] اور [illegible] نہیں سکتا قیمت معلوم نہیں [illegible] اسلامیہ کالج اور [illegible] اشرف [illegible] مل سکتا ہے۔ قول (نمبر ۱) عربی متن۔ انگریزی ترجمہ کے طور پر ملاحظہ ہو۔

متن۔ الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا [illegible]

فارسی ترجمہ از رشید وطواط۔

مردمان غافل اند از عقبیٰ
ہمہ گوئی بخفتگان مانند
خفتہ [illegible] کری در زند
چوں بمیرند [illegible]

انگریزی نظم از مسٹر ہارلے

Men are asleep—when they die, they become awake. (1) Men are heedless of their latter end. (2) One may liken all to the sleeping. (3) The [illegible] [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہونی چاہیے۔ فقط۔

مراسلہ

(از جناب [illegible] لکھنوی)

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

آج کل ہر ایک جاہل کی یہی آرزو ہے کہ اہل کمال [illegible] اور [illegible] سے ہو [illegible] لیکن یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں لہٰذا التماس ہے کہ آپ اودھ پنچ کے صفحات [illegible] بحث کے واسطے مخصوص رکھیں [illegible] حضرات کی خبر [illegible] سکتے ہیں [illegible]



مسٹر مس انڈیا

دور بھی کرو۔ قربان کیا تھا یہ سڑا ہوا گندی بوٹی کا گندہ شوربہ

مدیرہ ہندوستان

واکٹنے دیا کتے نے کھایا جیب بلی نہ سواد پایا



قوم سے بیزار ہندی کافی ہیں۔ ظاہر ہے اور تحصیل حصول نجات کا کام اگر اردو میں ہو سکے نہیں ہوا ہیں ہرج نہ ہونا چاہیے اگر اودھ پنچ کے صفحات حضرت کی نذر ہو گئے جو اودھ پنچ سے میدان دوڑی ہمت اس موسم میں کوئی چاہتے ہیں کہ نکے کھوٹے لاکر زیادہ ہو تو بہتر ہوگا۔

پہ مسلسل ہیں ایک پرچہ ہے آپ کا پرائیوٹ خط دیکھ کے تعجب ہوا کہ آپ نے کس سے دوستانہ شکایت کی ہے وہ کہا آپ سے بھلا ہو آپ کی تحریر اچھی طرح سمجھنے اور صحیح پڑھنے کی قابلیت نہ رکھتے ہوں ان سے خطاب کیا معنی۔

....

خیر طلب سراج الحسن سراج لکھنوی

حضرت۔ میں آپ کی حمایت اور رعایت کا شکر گزار ہوں۔ میں نے صرف دوستانہ شکایت کے طور پر چھوٹا سا رقعہ لکھا تھا کہ آپس میں نہ بگڑے۔ مگر مکتب خریلے صاحب معلوم نہیں اپنے دل میں کیا سمجھے۔ شرم اور تہذیب دونوں اچھے عنوان تھے اگر میں اس پر کچھ لکھتا تو شاید لطف سے خالی نہ ہوتا۔ بہر حال جب تک ممکن ہے آپ کے ارشاد بطور سے پر عمل کروں گا۔ اذا مروا باللغو مروا کراما

والسلام ۔۔۔ (معاذ)

مولانا پنچ کی لوٹ تک

شہادت غیر مقبول

عاشق صاحب جو ساز عشق پر شیدا ہو رہے ہیں جب کبھی جان دینے پر آمادہ ہوتے ہیں تو معشوق کی گلی میں کھڑے ہو کے کھڑکی کھلنے نقاب اٹھنے کا انتظار کرتے ہیں۔ ادھر وہ جلوہ آرا ہوا ادھر عاشق جانباز نے از راہ جذبہ انجم کی گولی یا سنکھیا کی پڑیا کھالی۔ اسے کا قرہ (؟) نا قسمت نصیحت کا عنوان قائم کیا ... ادب و ... قاضی ... جا لگے ... فالم سنگ کیش۔ معشوق۔ جو امر ... دیکھا انجم کی گولی ہے کھڑکی کالی

کالی ساتیں کاٹے نہیں کٹتیں اب ہے کالا دھن ہے اور میں جوں۔ بس اس میں خیر ہے کہ سے

قسم رسید و برلب ہوس نگار باقی سے
بہ ادم گر کر کہ شیر زمانہ باقیست
ورنہ خون تیری گردن پہ ہوگا"

اگر تیر بیٹھ ما پر ہو چکا تو خیر۔ نہیں تو جاا سا نگر کالا کبری کی دم سے بھگتیاں باہر بھی بچی طرح خلق کے سوراخ میں بھگتیاں بھریں۔ چاہے زنا بھر کو خبر ہو جائے۔ میں یہ جان دے دوں گا تو جان گیا۔

لگ یا وطن کا عشق ہو شیدہ رکھنے کے قابل نہیں اس عشق میں پٹنے مارکھائے بولیاں پہنچے میں رسوائی نہیں۔ کشتی ہے تو سواباالشت بڑھتی ہے

وطن ہے اور عشق میں کہ لوتھیں ہوں
لیکن اسے جاتا دیا جان لوگیا

گر دراق کے وزیر اعظم سر عبد المحسن کی سرگزشت جب وطن عجیب و غریب ہے سنا جاتا ہے کہ آپ وطن کو رشیوں دا انگریزوں کے بس میں دیکھ کے آپے سے باہر ہو گئے۔ ۵

قے ہشق تو ہرگز نمی تو انم دید
گر کشتہ کار شود دیگرے دمن زندہ

غیرت نے کہا پیمانہ بھر کلایا کرنے بیتی کی نہ دو برست کی شتی کر کوٹھری کے دروازے بند کیے اور پستول سینہ پر رکھ کے داغ دیا۔ شائیں سے آواز آئی وہ عشق رواں عاشق سلونہ جا یہ کہ ساز عشق کا مرم کسے بتایا۔ صاحبزادہ اقبال کو جو یورپ میں تحصیل تعلیم کیا بر زیر ہیں۔ حرمت کسی کی ہوا بھی نہیں معلوم ہوئی۔ مگر جس موت میں حماقت کو دخل ہوتا ہے اسیری بہت گوارا ہے۔ جو یہاں بھی ایک وطن اپنی جان دینے رہے تو لیلی وطن بے عقل کی رہ جائے گی۔ اے افسوس بھیجیں گے ... کے غدار خود بخود جل گئے تو آرام نصیب دشمنان وطن ہوگا وہ وطن کو فائدہ پہنچائے گا نہ اہل وطن کو۔

بس جاری راست میں یہ شیدہ صاحب ہونگا کی بزم کے صدر ہیں ان کا نام اہمی منافق کی اس فہرست میں درج کرنے کے قابل ہے جس کا نام منتخب

آدمی میں بیٹھے۔ اگر یہی فائدہ ہوتا کہ اہل وطن اس رنگ اعتقاد کا پردہ چاک کرتے اور اغیار سے کہہ حقوق اپنے واپس لینے کی سعی فرماتے تو غیر جان کی تھوڑی سی قیمت مل رہتی۔ اب تو یہی مثل ہے "مرجا یا اپنی جان سے گئی کھانے والوں نے مزا نہ پایا"۔ بڑی برائی یہ ہے کہ دوستوں کی طرف سے چند ہمدردی کے خاندان والوں کے نام آجائیں گے۔ اچنبہ نہ رکھو اس حماقت کی مجبوری دار سے کو کے زد پر سے دیکھیے۔

قاتل جب تک خیر خواہ سو وقت تک مقتول کے ساتھ ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ وزیر صاحب کی جان کا وبال۔ غیرت وطنی ہے کے سر پھوڑا جائے تو غیرت چڑیل قابل عزت نہیں رہتی ہندو ہیگا "غیرت" جو نام ہوکے وطن سے دل سے دماغ سے نکال باہر کر دیا جائے گی۔ دنیا کا دھندا عبرت حاصل کرنے یا عبرت دلانے سے چلتا ہے۔ اس عورت کو عبرت سے کوئی علاقہ نہیں۔ اور اگر مذہبی اعتبار سے نظر کیجیے تو نفس محترم امانت خدا ہے اپنی خواہشوں پر قربان کرنے کا حق کسی متنفس کو نہیں۔ وہ تو جان آفریں جنت کے عوض مول لے چکا۔ ہر جانباز کو جان دینے سے پہلے مرضی مالک تصرف کی اجازت لینی چاہیے۔

یہ جو ہے درد اب روح کا طائر قفس عنصری میں رہنے سے انکار کرتا ہے اس کا تقاضا ہے سے

ما کمتیں بارادہ و دم رہا آزاد کن

اس بارے میں حکم مناسب حمایت ہو اور لوگوں کو ہدایت کی جائے کہ نوح ادرح کے تمام اوزار تیار رکھیں۔ واجب ہوا عرض ضرور

جان آفریں کی مخفی حکمت انتظام کرے گی بڑائی بیماریاں۔ نیم حکیم حکومت وقت ظلم رقص پائی چادر۔ لڑائی جھگڑا۔ ورنہ خواہ رفتہ رفتہ مر گیا اور ... مہلت ... ساری ... جیسے ہے ہیں۔ ہر کیف یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ میاں اجازت جان دینے پر خوش ہیں تو بہتر ہوتا۔

پولیٹیکل تخنخ (کھنکار)

عرب کے ایک ظریف نے اپنے بھائی سے اس بات پر شرط لگائی کہ کھنکار (کھانس) ہو اور کھنکارو نہیں تو تمہیں دس درہم دوں گا۔ بھائی تھا چالاک اس نے ایک گھونٹ پیا۔ [illegible] دہی میں لکھن کی پھٹکیاں ہوتی ہیں جو حلق میں چپٹ جاتی ہیں اور مجبوراً کھنکارنا پڑتا ہے۔ یہی جو گھونٹ پہنچے ہی کھنکارنے کی ضرورت ہوئی کہ بھائی صاحب نے فوراً [illegible] حلق کی قراۃ میں گلے پر زور دیا جاتا ہے [illegible] کھنکار کا قائم مقام [illegible]۔ دوسرا گھونٹ اٹھا کر کہا [illegible] وہ بھی اتر گیا تیسرے گھونٹ میں فرمایا [illegible]۔ اب دونوں بھائیوں میں بحث ہونے لگی [illegible] نے کہا "[illegible] تخنخت" رقم نے کھنکار بھائی نے برا قاعدہ کے جواب دیا "من تخنخ فلا اطلعو" (کھنکارنے والے کی [illegible] نہیں)۔ یہ دونوں بھائی ادیب تھے ظریف نے [illegible] کی قید لگائی تھی کوئی بات چیت کی قید نہ لگائی تھی۔ بھائی نے شرط جیت لی۔

ہمارے ویسرائے صاحب بہادر [illegible] گئے تھے تشریف فرما نے۔ [illegible] آئے تو ہندوستان میں پہنچ کے کھنکارنے پر مجبور ہوئے۔ اس کھنکار پر ولایتی پارلیمنٹ سے آواز [illegible] ہوئی "[illegible] تخنخت" یہ [illegible] ہوئے [illegible]۔ صاحب بہادر نے صاف کہا "من تخنخ فلا اطلعو" یعنی کہ یہ کھنکار رعیت کی صاف کرنے کی غرض سے تھی لیکن کھنکار کی صورت [illegible] تھی اہل ہند ہیں یہ لوگ اس حلقی قراۃ کو اخ تھو سمجھے۔ اور بعض نے سوالی پر [illegible] شروع کیا کہ [illegible] ہندوستان کا [illegible] خوبصورت ہے [illegible] رضامت کی گنجائش نہیں [illegible] (اور میں ہمیں بہت بھلا لگتا ہوں۔ [illegible] اب [illegible] ہندوستان میں [illegible] ہوئی [illegible] کھنکار ہے۔ کوئی [illegible]

باتیں ہیں اور باقاعدہ باتیں ہیں۔ چنانچہ جو لوگ ان لوگوں میں ہیں جو [illegible] اشراف کی رعایا کو کھنکار سمجھے اور [illegible] جانے کا ان پر الزام لگاتے ہیں ان کے لئے [illegible] پہنچے ہوئے ہیں [illegible] تو یقین ہو کہ آج پولیٹیکل تخنخ ہے گلا صاف کرنا [illegible] کھنکارنے [illegible] اختیار کر لی۔ [illegible] لیکن وہ [illegible] کا غیر خالص رہی کی شکل میں مستعمل ہو گیا اس کا استعمال ضرور [illegible] تخنخ ہو گر تخنخ نہیں [illegible] کا سا [illegible] قریب ہے۔ اور [illegible] سمجھے ہوئے ہیں۔ جب [illegible] اگر کھنکارنے میں تاوقتیکہ [illegible] غیر مفہوم الفاظ کا جیسے اختیار کریں۔
اخ اخ اخ اخ اخ اخ حتی تخنخ فلا اطلعو۔
اللہ اللہ تخنخ نہیں یہ لارڈ ارون [illegible] کے اعلان [illegible] تخنخ کے متعلق پارلیمنٹ کے ان ساتھیوں کو تخنخ اور تردد کی نظر اور [illegible] کی تکلیف دکھتی ہے اور امید کرتی ہے کہ گورنمنٹ کی خشک کھنکار [illegible] کے پیٹ کا [illegible] بنائے گی [illegible] اہل ہند کی کھانسی اور تخنخ کا مرض [illegible]۔ [illegible] - ہمالی۔

(المتصلات)

آخر وہی ہوا جو ہم نے کہا تھا یعنی [illegible] جو ہر [illegible] ہے جس کی قسمت میں [illegible] گرانا لکھا جاتا ہے۔ [illegible] ہم نے لکھا تھا کہ [illegible] حبیب اللہ [illegible] کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں سے

[illegible]
[illegible] نہیں ہوگا
[illegible] سے
[illegible]
[illegible]

[illegible] جانے میں جنس کے [illegible] کرنے چلتے ہیں اب [illegible] ہے۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] کا [illegible] حاصل ہے۔ اگر [illegible] ہے تو سوراج [illegible] حکومت انھیں [illegible] خیال کرگی [illegible]

جب [illegible] سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]۔

لاہور سے ایک ہفتہ وار انگریزی کا اخبار شائع ہوا ہے۔ اگر ہر ہفتے [illegible] اخباری کا [illegible] تو [illegible] اخبار [illegible] سے بڑھ جائے۔ بہرحال آنے والے کی خدمت میں [illegible] فرض ہے۔

رفیق ہند نام کا ایک ہفتہ وار [illegible] شائع ہوا ہے۔ اور وعدہ کرتا ہے کہ پالیسی [illegible] قدم جانے کے بعد کی جائے گی۔ [illegible] ہمارے نزدیک [illegible] قابل [illegible] ہم بھی آپ کے خدمات کا اعتراف کریں گے [illegible] کھائی چھپائی خاصی ہے۔ قیمت [illegible] اندر کسی ہوتی ہے لیکن [illegible]

[illegible] دوسرے اخباروں کا [illegible]
تعلقداران اودھ کے [illegible] اقبال کے [illegible] کہ انھوں نے [illegible] کو ایک ہی [illegible] سے [illegible] جو لوگ اچھے ہیں وہ [illegible] اگر [illegible] کا [illegible] کی [illegible] اگر [illegible] اور [illegible] ہندوستان آزاد [illegible] کیا [illegible] ہندوستان نے [illegible] وطن [illegible] کی زندگی [illegible] اہل علم سے التماس ہے کہ ان لوگوں کے طول عمر کی دعائیں مانگتے رہیں۔ یا اللہ ان کی ترقی [illegible] آنکھوں سے دیکھ [illegible] صحیح [illegible] فرمائے۔ آمین

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

[illegible] ضعیفی [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ضرورت نہیں [illegible]
زیادہ تر بیماریوں کے واسطے مفید ہے [illegible]
[illegible] کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible]
[illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible]
[illegible] بدہضمی، خون اور مادہ تولید کی خرابی۔ بے خوابی اور دیگر امراض [illegible]
[illegible]
المشتہر [illegible]
ملنے کا پتہ [illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
[illegible]
(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible]
[illegible]
تمام مجلد کتب کی قیمت [illegible] ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ [illegible]

(۱) اردو [illegible]
[illegible]
(۲) [illegible] دسمبر ۱۹۲۰ء [illegible]
[illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible]
(۳) [illegible]
[illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید محمد حسین صاحب [illegible] لکھنوی [illegible]
[illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معروف بہ [illegible]

یعنی

[illegible]
یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔
[illegible]

مصنفہ استاد محمد علی خان

[illegible]
اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible]
[illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹا نالہ لکھنؤ

صرف ایک دن کے لئے نصف قیمت۔ آپ بہت جلد ان میں اپنے نام درج کرا لیجئے

نصف قیمت

۲۲ نومبر

الفاروق

المامون

الغزالی

سرگذشت

فارسی بول چال

ترکی بول چال

انگریزی بول چال

عربی بول چال

مرقع خانہ

کتب تاریخ

متفرق کتب

اسلامی کتاب

دفتر پیسہ اخبار لاہور